فتاوی

سوال:- مسجد کی زمین وقف میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پاخانہ وغسل خانہ بنانا اور ان کے اوپر مسجد بنانا درست ہے یا نہیں۔ اور زمانہ خیر القرون میں جو مسجدیں تھیں ان میں غسل خانے و پاخانے ہوتے تھے یا نہیں؟ موجودہ زمانہ میں جو مسجد حرام بیت اللہ یا مسجدِ نبوی ہے ان میں غسل خانہ و پاخانہ خارج مسجد ہیں۔ بعض علماء اس کو منع کرتے ہیں کہ جو زمین مسجد کے لئے خریدی گئی اس میں دکانیں برائے کرایہ و پاخانہ وغسل خانہ نہ بنانا چاہیئے، بلکہ یہ چیزیں خارج مسجد ہونا چاہئیں، آیا ان مولوی صاحب کا یہ کہنا ٹھیک ہے یا نہیں اور مسجد کے نیچے کا درجہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟

عبد المالک، کھنڈیلہ، جے پور

جواب:- مسجد کے لئے خریدی ہوئی زمین میں اس کے مصالح کے لئے تہ خانہ بنانا کہ اس میں مسجد کا سامان رکھا جائے یا مسجد کے نیچے دکانیں بنوا کر مسجد پر وقف کر دینا کہ ان کی آمدنی سے مسجد کے اخراجات پورے ہوتے رہیں اور تہ خانہ ودکاکین موقوفہ کے اوپر مسجد تعمیر کرانا جائز ہے۔ دونوں صورتوں میں مسجد کے نیچے کا یہ حصہ (تہ خانہ ودکاکین) مسجد سے خارج لیکن مسجد پر وقف ہیں اس لئے ایسا کرنے سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوگا جس طرح مسجد کے لئے خریدی ہوئی کشادہ زمین میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص و متعین بقعہ سے الگ لیکن مسجد کی موقوفہ زمین کے اندر کنواں، جائے وضو، پیشاب خانہ، غسل خانہ، مسجد کا سامان رکھنے کے لئے حجرہ بنا دیا جاتا ہے اور اس سے مسجد کی مسجدیت میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اس کے جواز میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ چیزیں مصالح مسجد سے ہیں اور دستور کے مطابق زمین خریدتے ہی کے وقت بانی مسجد کے ذہن میں یہ تمام ضروریات ہوتی ہیں۔

مسجد کا زیریں حصہ جس میں تہ خانہ یا دکاکین وغیرہ ہوں نہ مسجد ہے نہ فناءِ مسجد بلکہ مسجد سے خارج اور اس پر وقف ہے اور مسجد وفناء مسجد اور چیز ہے اور شئی خارج من المسجد لیکن موقوف علی المسجد دوسری چیز ہے۔

زمانہ خیر القرون میں مساجد کے ساتھ غسل خانے پیشاب خانے اور دکاکین ہوتی تھیں یا نہیں اس بارے میں کوئی روایت نظر سے نہیں گذری جواز پر حسب ذیل واقعوں سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عین مسجد نبوی میں دو حبشی عورتوں کے خیمے نصب تھے ایک ان کا

جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں دوسرا اُن کا جن پر اُن کے کفر کی حالت میں کافروں نے ہار کے سرقہ کی جھوٹی تہمت لگائی تھی۔

و نیز ایک غفاری عورت کا خیمہ بھی تھا جو مریضوں کا علاج اور مجروحین کی مرہم پٹی کرتی تھیں یہ خیمے اگرچہ ہمیشہ کے لئے نہ تھے ان عورتوں کی وفات کے بعد ہٹا لئے گئے ہوں گے لیکن مسجد کے اندر ان کے فی الجملہ وجود سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نصب و بقا سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوا۔

سوال

حضرت مولانا مبارکپوری نے باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلۃ میں جو قول ابن المبارک کا ہے اس پر کچھ نہیں لکھتے حالانکہ یہ مقام حل طلب تھا۔ وقال ابن المبارک مابین المشرق والمغرب قبلۃ ھذا لاھل المشرق واختار عبداللہ بن المبارک التیاسر لاھل مرو۔ اہلِ مشرق سے کون مراد ہیں؟ اور مشرقی جانب مکہ کی مراد ہے یا مدینہ کی؟ اگر مدینہ کی مراد ہے تو اس سے مراد اہلِ عراق ہیں وہ مدینہ سے مشرقی جانب میں ہیں اور اگر مرو جانب شرق ہے تو پھر تیاسر یعنی شمالی جانب کس کے لحاظ سے ہے مدینہ سے یا مکہ سے مولانا مرحوم نے اس پر کچھ تسلی بخش نہیں لکھا اور جو لکھا ہے وہ ایک اس مقام سے اجنبی ہے اور پھر شرق بھی دو جہت رکھتا ہے شرق شتائی و شرق صیفی۔ اہلِ مرو کا قبلہ شرق شتائی میں ہے یا شرق صیفی میں؟ مدینہ سے کس جہت میں ہے؟ اہلِ مدینہ کا قبلہ تو جنوب میں ہے اور مدینہ مکہ سے جہت شمال میں ہے اگر اہلِ مرو جہت شمال میں بستے ہیں تو پھر ان کا قبلہ جہت شرق میں کیوں ہے؟ میرے نزدیک اہلِ مرو ایک گوشہ میں مشرقی جانب سے متصل رہتے ہیں اس لئے ان کا قبلہ ترچھا مابین مشرق و جنوب مدینہ سے شمال رویہ واقع ہے؟ آپ اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔

عبدالجبار از جے پور

الجواب:۔ اعلم انہ لیس المراد بالمشرق فی قول عبداللہ بن المبارک المروزی "ما بین المشرق والمغرب قبلۃ ھذا لاھل المشرق" او فی قول ابن عمر رضی اللہ عنہ "اذا جعلت المغرب عن یمینک والمشرق عن یسارک فما بینھما قبلۃ لاھل المشرق" اخرجہ ابن ابی شیبۃ مشرق العالم کلہ ومشرق الارض کلھا فان قبلۃ من کان بالمشرق الی اقصی الارض المعمورۃ انما ھی بالمغرب لا ما بین المشرق والمغرب فان مکۃ بینہ وبین المغرب کما لا یخفی بل المراد بالمشرق علی ما قال العلامۃ الشوکانی ھی بلاد مخصوصۃ یطلق علیھا اسم المشرق کالعراق مثلا فان قبلتھم ایضا بین المشرق والمغرب وقد ورد مقیدا بذلک فی بعض طرق حدیث ابی ھریرۃ ما بین المشرق والمغرب قبلۃ لاھل العراق رواہ البیھقی فی الخلافیات انتھی وسنوضح ذلک بما ینکشف الغطاء عن قولھما ویتضح لک المراد فانتظر **قلت** وقد ورد اطلاق المشرق علی العراق وما جاورہ من البلاد فی حدیث ابی ھریرۃ مرفوعا راس الکفر نحو المشرق وفی روایۃ قبل المشرق الحدیث

اخرجہ مسلم وغیرہ فان المراد بالمشرق فی ھذا الحدیث علی ما صرح بہ غیر واحد من الشراح ھو العراق وما قاربہ من المدن وھذا ایضا یؤید ما قالہ الشوکانی **قلت** ومما یؤید ذلک ایضا بتویب الامام البخاری فی صحیحہ علی حدیث ابی ایوب المشھور بلفظ باب قبلۃ اھل المدینۃ واھل الشام والمشرق لیس فی المشرق والمغرب قبلۃ فان المراد بالمشرق فی قول البخاری اھل الشام والمشرق لیس مشرق العالم کلہ او مشرق الارض کلھا فان قبلۃ من فی المشرق الی اقصی الارض المعمورۃ ھی فی المغرب فلو حمل لفظ المشرق المذکور علی العموم لم یصح قول البخاری لیس فی المشرق والمغرب قبلۃ وللزم ان لا تصح صلاۃ اھل الھند ومن فی سمتھم فانھم فی المشرق وھم یصلون الی المغرب مع انہ لیس لاھل المشرق (ای مشرق الارض کلھا علی ما قال ابن بطال) قبلۃ فی المغرب وھذا کما تری فالمراد بھم عندی من ھم فی الشرق الشمالی من المدینۃ فی داخل جزیرۃ العرب مثل العراق ونجد وغیرھما او فی خارجھا لکن ممن یجاور عراق العرب لا من بعد منھم دون مشرق العالم او مشرق الارض کلھا علی ما وھم ابن بطال فقبلۃ اھل المشرق ای العراق وما جاورہ من البلاد لیس فی المغرب بل ما بین المغرب (ای مغرب الصیف) والمشرق (ای مشرق الصیف) فیجوز لھم استعمال حدیث شرقوا او غربوا فانھم اذا غربوا لم یستقبلوا القبلۃ واما من بعد من جزیرۃ العرب مثل اھل الھند ومن فی سمتھم من اھل المشرق الی اقصی الارض فلا یجوز لھم استعمال ھذا الحدیث لانھم اذا غربوا استقبلوا القبلۃ فتامل بالتامل الصادق۔

قال المظھر فی شرح قول ابن المبارک المذکور المراد باھل المشرق اھل الکوفۃ وبغداد وخوزستان وفارس والعراق وخراسان وما یتعلق بھذہ البلاد کذا فی المرقاۃ **قلت** لا شک عندی ان ابن المبارک وابن عمر لم یردا فی قولھما باھل المشرق جمیع من فی مشرق الارض کلھا بل ارادا بھم الذین ھم فی الشرق الشمالی من المدینۃ اعنی بھم اھل العراق وفارس و خراسان وھرات وسمرقند وبخاری وبلخ ومرو وغیرھم ممن جاورھم ومن المعلوم الذی لا یشک فیہ احد ممن لہ الخبرۃ ان قبلتھم ما بین مغرب الصیف ومشرق الشتاء لان بلادھم سیما سمرقند وبخاری وبلخ ومرو واقعۃ فی مشرق الصیف والشرق الشمالی من المدینۃ کما یظھر لک من الخریطۃ التی اخذناھا من "نقشۂ ایشیا" لصاحبہا ای ٹائیڈ مین صاحب ایف۔ آر۔ جی، ایس، ومن "نقشۂ مقامات مقدسہ وعالم اسلام" للشیخ عبد الرحمن بن ابراھیم (کورلا۔ بمبائی) فتامل فی ھذہ الخریطۃ التی اخذناھا حق التامل۔

وقال المظهر فی شرح قول ابن المبارک وابن عمر من جعل من اهل المشرق اول المغارب وهو مغرب الصیف عن یمینه واخر المشارق وهو مشرق الشتاء عن یساره کان مستقبلا للقبلة انتهی وقد تقدم کلامه فی تعیین المراد باهل المشرق فلو حمل المشرق والمغرب فی قولهما علی العموم ولم یخص باخر المشارق ای مشرق الشتاء واخر المغارب ای مغرب الصیف وارید باهل المشرق جمیع من فی الشرق الی اقصی الارض المعمورة ولم یقید بالبلاد المخصوصة التی قیدنا بها لا یکون لقولهما معنی صحیح بل لا یستقیم ابدا فتامل۔

واما معنی قول ابن المبارک المروزی انه اختار التیاسر ای الانحراف الی الیسار لاهل مرو فینتهی لک کل الاتضاح وینکشف عنه الغطاء حق الانکشاف اذا تاملت فی الخریطة فان قبلة اهل سمرقند وبخاری وبلخ ما بین مغرب الصیف ومشرق الشتاء فی وسطه واما اهل مرو الذین هم فی غرب بلخ وبخاری وسمرقند فقبلتهم لیست فی وسط ما بین مغرب الصیف و مشرق الشتاء بل هی الی الطرف الشرقی امیل فینبغی لهم ان ینحرفوا الی الیسار یسیرا کما ان اهل الهند ومن هم فی سمتهم قبلتهم فی المغرب ما بین الشمال والجنوب لکن لیست فی وسط بل الی الطرف الجنوبی امیل ولذلک ینحرفون الی جانب الیسار قلیلا هکذا اهل مرو قبلتهم ما بین اخر المشارق واخر المغارب لکنها الی الطرف الشرقی امیل فینبغی لهم التیاسر ای الانحراف الی جانب الیسار قلیلا اعنی به المیل الی الیسار بحسب المدینة میلا یسیرا۔

هذا ما تیسر لی وامکننی فی توضیح کلام ابن المبارک وابن عمر رضی الله عنهما والله اعلم بمراد کلامهما ولم اسمع من الشیخ رحمه الله تعالی حرفا ولا حرفین فیما یتعلق بهذا المقام الذی استصعب علیکم غیر ما رأیت فی الشرح وکلنا فیه سواء ولم یتیسر لی المراجعة معه فی هذا الموضع۔ واری ان الشیخ قد ادی حق شرح کلام ابن المبارک الاول ای ما بین المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق" فقد ذکر فی شرحه لکلامه هذا قول العلامة الشوکانی والطیبی والمظهر۔ واری ان من تامل فی اقوال هؤلاء الفحول من الشراح حق التامل لا یبقی له شبهة واشکال واما قول الترمذی ان عبد الله بن المبارک اختار التیاسر لاهل مرو فلا شک ان الشیخ لم یفسره ولم یوضحه ولم یظهر لی وجه ذلک ولعله کان ظاهرا عنده غیر محتاج الی الایضاح والشرح وان استصعب علی غیره هذا هو الظن به۔ وکیف ما کان الامر فهو لیس مما یؤخذ به فقد فعل مثل ذلک کثیر من فحول شراح الحدیث مثل حافظ الدنیا شیخ الاسلام ابن حجر والبدر العینی والکرمانی فی شروحهم

لصحیح البخاری والنووی فی شرح صحیح مسلم وابن العربی فی شرح صحیح مسلم وابن العربی فی شرح جامع الترمذی وغیرهم فی مواضع غیر قلیلة من هذه الکتب فان هؤلاء الذین تکفلوا الشرح الکتب المذکورة وایضاحها وحل مشکلاتها قد ترکوا عدة مواضع مستصعبة ومقامات مشکلة لا تخفی علی امثالکم۔

ثم انی اتاسف کل الاسف علی انی لم افهم مرادکم بما حررتم للسوال عن کلام ابن المبارک حق الفهم مع انی کررت النظر فیه لادراک مغزی کلامکم وقد میزت بالخط عبارات سوالکم التی لم احصل علی شی من مغزاها مع امعان النظر فیها وصورة الخریطة هکذا۔

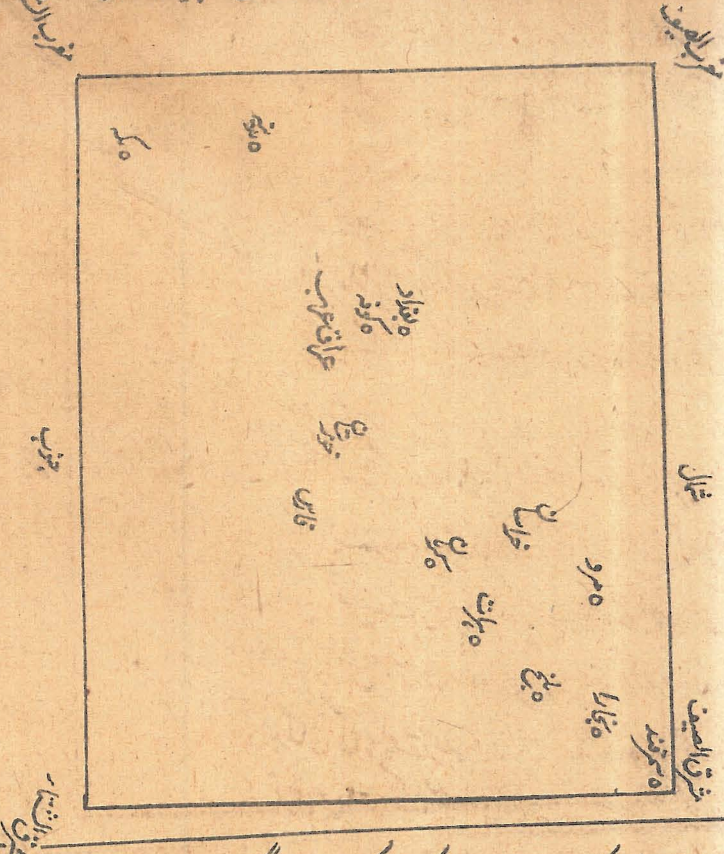

(بقیہ از صفحہ ۹) اس طرح کل صوبہ میں ۲۲ ہزار اسکولوں کی ضرورت پڑیگی یعنی ہر سال ۲۲۰۰ نئے اسکول کھولے جائیں گے۔ ان اسکولوں کی نگرانی خود حکومت کریگی اور اسکول کھولنے کے سلسلہ میں جو ابتدائی اخراجات ہوں گے وہ خود انہیں برداشت کریگی۔ حکومت ہر ایسے اسکول کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ فی اسکول دے رہی ہے اس طرح حکومت کو ہر سال صرف اسکول کی عمارتوں پر ۲۲ لاکھ روپے خرچ کرنا پڑیں گے۔

(تنویر)